جاوید غامدی صاحب کے نام ساحل کے خطوط اور پراسرار خاموشی

[۱] محترم جاوید غامدی صاحب،

سلام مسنون

ساحل کی اشاعت کے بعد مختلف قارئین نے ہم سے رابطہ کیا اور شکایت کی کہ آپ کی تمام ویب سائٹ بند ہیں، پھر قارئین نے بتایا کہ دس دن کے بعد ''غامدی'' کے سوا تمام ویب سائٹ کھل گئی ہیں۔ آج پھر قارئین کا شکایت نامہ آیا ہے کہ غامدی کی ویب سائٹ مورخہ ۲ر مئی ۲۰۰۷ء تک مسلسل بند ہے۔ اس بندش کے باعث قارئین ساحل میں شائع ہونے والے لوازمے کا تقابل کرنے سے معذور ہیں۔ براہ کرم ویب سائٹ کھولنے کی ہدایت فرمایئے تاکہ قارئین آپ سے استفادہ کرسکیں اور ہمارے مؤقف کی تصدیق کے لیے تقابلی مطالعہ کرسکیں۔ [۲ر مئی ۲۰۰۷ء]

[۲] برادر مکرم ومحترم جناب جاوید غامدی صاحب

سلام مسنون

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

ماہنامہ ''ساحل'' کا شمارہ اپریل آپ کی خدمت میں ای۔میل اور ڈاک کے ذریعہ روانہ کردیا گیا تھا اس شمارہ کا موضوع آپ کے افکار وخیالات کا ناقدانہ جائزہ تھا ساحل کی روایت یہ ہے کہ وہ دوسروں کا نقطہ نظر بھی نہایت فراخ دلی سے شائع کرتا ہے لہٰذا ہم امید کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے مکتبہ فکر کی روایت کے مطابق اس تنقید کا جواب یقیناً تحریر کرلیا ہوگا۔ ہم مورخہ ۵ مئی تک آپ کے جواب کا انتظار کریں گے ورنہ رسالہ طباعت کے لئے مطبع بھیج دیا جائے گا اور آپ کا جواب جون کے شمارے میں شامل ہوسکے گا اگر ممکن ہو تو ۵ مئی تک جواب عنایت فرمادیجیے اگر آپ جواب نہ دینا چاہیں تب بھی مطلع فرمایئے کیونکہ آپ کے موصولہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ معاملہ دلیل، قرطاس، 'قلم' مباحثہ، مکالمے کے بجائے تاریخ کے سپرد کردیا ہے آپ کا یہ رویہ کم از کم آپ کی روایت اور آپ کے طرز عمل کے مطابق نہیں ہے کیونکہ آپ کا مکتب فکر ہر تنقید کا جواب تحریر کرتا ہے اگر اس معاملے میں بھی آپ کے چند اصولوں کے تحت کچھ ارتقاء ہوگیا ہو تو براہ کرم اس سے بھی آگاہ فرمایئے ہم بہر حال آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ کیا آپ کے مکتبہ فکر کی تمام مطبوعات، کتابچوں، پمفلٹ وغیرہ کا پہلا ایڈیشن مل سکتا ہے اگر اس معاملے میں آپ تعاون فرمائیں تو ہم ممنون ہوں گے خصوصاً ''اسلام کیا ہے؟'' کا پہلا ایڈیشن درکار ہے۔ [۲ر مئی ۲۰۰۷ء]

[۳] محترم جاوید غامدی صاحب! سلام مسنون

آج مورخہ ۵ر اپریل ۲۰۰۷ء کو آپ کی ویب سائٹ www.ghamidi.org سے ٹھیک چھ بج کر پچاس منٹ پر آپ کا تعارف نامہ معہ تصویر حاصل کیا گیا۔ آپ کے تعارف میں درج ہے ''ان کے دادا نور الٰہی کو لوگ گاؤں کا مصلح کہتے تھے، اسی لفظ مصلح کی تعریب سے اپنے لیے غامدی کی نسبت اختیار کی اور اب اسی رعایت سے جاوید احمد غامدی کہلاتے ہیں''۔ مصلح خود عربی لفظ ہے اس کی تعریب سے غامدی کی نسبت اختیار کرنے کا طریقہ سمجھ میں نہیں آیا۔ ممکن ہے اس کے بھی کچھ اصول ومبادی آپ نے حسب معمول وضع فرمائے ہوں۔ مصلح غیر عربی لفظ تو نہیں کہ اس کی تعریب کی جاسکے۔ غامد کا مادہ [غ م د] اسم فاعل ہے اور اس کے معنی چھپانے اور مستور رکھنے کے ہیں۔ براہ کرم اس چیستاں کی گرہیں کھول دیجیے۔ ڈاکٹر رضوان علی ندوی کے نام ایک خط میں آپ نے غامدی کا پس منظر یہ بیان فرمایا تھا کہ آپ کے بچپن میں آپ کے والد محترم کے کوئی دوست عرب سے تشریف لائے تھے ان کے نام کا آخری حصہ غامدی تھا آپ کے والد کو یہ نام اچھا لگا اور انھوں نے اسے آپ کے نام کا حصہ بنادیا جب کہ [حدیث مبارک ابن ماجہ کتاب الحدود باب ۳۶] میں رسالت مآبؐ نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے باپ یعنی اپنے آباء واجداد کے سوا کسی دوسرے باپ کے ساتھ اپنی نسبت جوڑ دے۔ گزشتہ دنوں ڈین فیکلٹی آف ماس کمیونی کیشن، جامعہ پنجاب ڈاکٹر مغیث شیخ کراچی تشریف لائے تھے۔ ایک نجی محفل میں جہاں سجاد میر، طاہر مسعود صاحب اور انعام باری صاحب بھی موجود تھے۔ آپ کا لقب غامدی زیر بحث آیا تو مغیث شیخ صاحب نے آپ کے حوالے سے اس کی تصریح فرمائی کہ ''عربوں کا قبیلہ غامد فصاحت وبلاغت میں عالم عرب میں ممتاز تھا اسی مناسبت سے غامدی کنیت اختیار کی جس کے مجازی معنی ہیں عربی فصاحت وبلاغت میں ممتاز ترین شخص جب کہ تاریخ کے کسی تذکرے میں یمن کے غامدی قبیلے کی فصاحت وبلاغت کا کوئی ذکر نہیں اور عرب میں قبیلہ قریش افصح العرب تھا اس فصاحت کی غامدی قبیلے تک منتقلی عجیب بات ہے۔ چوتھی روایت آپ کے حوالے سے یہ بیان کی گئی ہے کہ بنو غامد کی وہ خاتون جنھیں رسالت مآبؐ نے اعتراف گناہ کے بعد سنگسار فرمادیا تھا اور حضرت خالد بن ولیدؓ کے بعض ناروا الفاظ پر آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''اگر غامدیہ کی توبہ مدینہ پر تقسیم کردی جائے تو سب کے لیے کافی ہوگی''۔ اس خاتون کے اکرام واحترام میں آپ نے غامدی کی نسبت اختیار فرمائی ہے۔ براہ کرم یہ فرمایے کہ اصل صورت حال کیا ہے، درست مؤقف کونسا ہے؟ آپ کے چار مختلف مؤقف کی ترتیب زمانی کیا ہے اور آپ کے ارتقاء کے اصول کے تحت کیا اب مزید ارتقاء کا امکان تو نہیں؟ [ساحل کراچی کا ای میل خط، ۵ر اپریل ۲۰۰۷ء]

غامدی سے متعلق استفسارات پر غامدی صاحب کا جواب

۵ر اپریل ۲۰۰۷ء کے خط کا جواب

محترمی ومکرمی اشرف لودھی صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، میرے بارے میں روایتوں کی جمع وتدوین اور ان کے متون کی شرح ووضاحت کا کام آپ لوگ جس دقت نظر سے کررہے ہیں وہ آپ کے خط سے ظاہر ہے۔ اس میں یقیناً آپ کے لیے بہت کچھ سامان لذت ہوگا۔ میں اپنی طرف سے کچھ کہہ کر آپ کو بدمزہ نہیں کرنا چاہتا۔ اپنی تحقیق جاری رکھیے اور اپنی روایت کے مطابق میرے ارتقاء کے مقامات ومنازل متعین کرتے رہیے۔ میں بھی ایک کام کررہا ہوں اور آپ بھی ایک کام کررہے ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے کسی کام کے لیے منتخب کرلیتا ہے۔ انتظار کیجیے میں بھی انتظار کررہا ہوں۔ جاوید